سپریم کورٹ رپورٹس (1996) SUPP. 8 ایس سی آر

اریکارولا سناسی راجو

بنام

برانچ منیجر، اسٹیٹ بینک آف انڈیا، وشاکھاپٹنم (اے۔ پی۔) اور دیگران

18 نومبر 1996

[کے۔ راماسوامی اور جی۔ بی۔ پٹنائک، جسٹسز]

قانون ملازمت:

اسٹیٹ بینک آف انڈیا ایمپلائز پنشن فنڈ کے قواعد:

قاعدہ 22(1)(بی) اور (سی) ۔ بینک ملازم ۔ بدسلوکی کے الزام میں ملازمت سے برطرفی ۔ پنشن کا دعویٰ ۔ برقرار نہیں ۔ بدسلوکی کی وجہ سے ملازمت سے برطرفی کو سروس کی انجام دہی کے لئے نااہل نہیں سمجھا جاسکتا ہے اور قاعدہ 22(1) کی شق (بی) کا اطلاق نہیں ہوتا ہے : اور نہ ہی ایسی صورت میں سواری کی شق (سی) کا اطلاق ہوتا ہے۔ شق (سی) 20 سال کی سروس مکمل ہونے پر رضا کارانہ ریٹائرمنٹ کی صورت میں لاگو ہوگی۔ آرڈر برطرفی بھی امتیازی سلوک نہیں ہے۔

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 14 ۔ بینک ملازم کو بدسلوکی کے الزام میں ملازمت سے برطرف کیا گیا۔ پنشن کا دعویٰ اس بنیاد پر کیا گیا کہ اسی طرح کے شخص کو پہلے پنشن کی اجازت دی گئی تھی۔ منعقد، آرٹیکل 14 ایسے معاملے میں لاگو

نہیں ہوتا ہے۔صرف اس لئے کہ غلط مشورے پر کسی دوسرے ملازم کو ملازمت سے ہٹانے کے بعد پنشن دی گئی تھی، اسے آرٹیکل 14 کے تحت اسی غلطی کو برقرار رکھنے کی بنیاد نہیں بنایا جاسکتا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار : 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 15072۔

1996 کے ڈبلیو اے نمبر 203 میں آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 26.4.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے اے ٹی ایم سمپت اور وی بالاجی۔

عدالت کا فیصلہ درج ذیل سنایا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل آندھرا پردیش ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ کے 26 اپریل 1996 کورٹ اپیل نمبر 203/96 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوئی ہے،جس میں فاضل واحد جج کے فیصلے کی تصدیق کی گئی تھی۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ جب اپیل کنندہ جے ایم جی اسکیل- 1 میں ایک افسر کے طور پر کام کر رہا تھا، تو ایک انکوائری کی گئی تھی اور اسے 25 مئی، 1990 کے حکم کے ذریعہ درج بدسلوکی کا پتہ چلنے پر ملازمت سے ہٹا دیا گیا تھا۔انہوں نے پروویڈنٹ فنڈ اور پنشن کی ادائیگی کا دعویٰ کرتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی تھی۔ فاضل سنگل جج نے قواعد کے مطابق پروویڈنٹ فنڈ کی ادائیگی کی ہدایت کی لیکن پنشن میں راحت دینے سے انکار کر دیا۔اس بات کی تصدیق ڈویژن بنچ نے کی۔

درخواست گزار نے اسٹیٹ بینک آف انڈیا سروسز رولز کے قاعدہ 22 پر بھروسہ کیا جو درج ذیل ہے:

22(i) بینک کی ملازمت سے سبکدوش ہونے پر ان قواعد کے تحت ایک رکن پنشن کا حقدار ہوگا۔

(الف) بیس سال کی پنشن کے قابل سروس مکمل کرنے کے بعد بشرطیکہ وہ پچاس سال کی عمر تک پہنچ گیا ہو۔

(ب) بیس سال کی پنشن کے قابل سروس مکمل کرنے کے بعد، چاہے وہ کسی بھی عمر میں حاصل کر چکا ہو، اگر وہ منظور شدہ میڈیکل سرٹیفکیٹ کے ذریعہ اپنی ریٹائرمنٹ کی منظوری دینے کے اہل اتھارٹی کو مطمئن کرے گا یا بصورت دیگر وہ مزید فعال خدمت کے لئے کیپسیٹ میں ہے؛

(ج) بیس سال کی پنشن کے قابل سروس مکمل کرنے کے بعد چاہے وہ کسی بھی عمر کا ہو، اس کی درخواست پر تحریری طور پر حاصل کیا جائے گا۔

(د) پچیس سال کی قابل پنشن سروس کے بعد۔

(ii) وہ رکن جو پچپن سال کی عمر کو پہنچ چکا ہو یا جس کو اتھارٹی کے اطمینان کے مطابق ثابت کیا جائے کہ وہ جسمانی یا ذہنی کمزوری کی وجہ سے مستقل طور پر اپنی ریٹائرمنٹ کی منظوری دے کر مزید فعال خدمت سے معذور ہو جائے (ایسی کمزوری بے قاعدہ یا غیر منظم عادات کا نتیجہ نہ ہو) ٹرسٹیوں کی صوابدید پر، متناسب پنشن دی جائے۔

(3) جس رکن کو مذکورہ بالا شق (1) (سی) کے تحت ریٹائر ہونے کی اجازت دی گئی ہے وہ متناسب پنشن کا حقدار ہوگا۔

یہ دلیل دی گئی تھی کہ شق 22 (آئی) (بی) کے تحت، ملازمت سے ہٹائے جانے کی وجہ سے وہ مزید فعال خدمت کے لئے نااہل ہیں اور وہ پنشن کے حقدار ہیں۔ ہائی کورٹ نے صحیح طور پر مذکورہ دلیل کو قبول

نہیں کیا تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ طبی بنیادوں پر یا کسی بھی گنتی شدہ بنیاد پر اگر انہوں نے اس بنیاد پر ریٹائرمنٹ طلب کی تھی اور ملازمت سے ریٹائر ہونے کی اجازت دی تھی تو وہ 20 سال کی قابل پنشن سروس مکمل ہونے پر پنشن کے حقدار ہوں گے۔ بدانتظامی کی وجہ سے ملازمت سے برطرفی کو سروس کی انجام دہی کے لئے نااہل نہیں سمجھا جاسکتا ہے اور شق 22 (آئی) (بی) پنشن پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ اس کے بعد درخواست گزار کے وکیل شری سمپت نے سنجیدگی سے دلیل دی کہ چونکہ انہوں نے پنشن کے قابل سروس کے 20 سال مکمل کر لیے ہیں، اس لیے انہیں ہٹانے کے باوجود وہ اس کی شق (سی) کے تحت پنشن کے حقدار ہیں۔ اس کی حمایت میں انہوں نے بینک کی جانب سے 11 فروری 1985 کو اپنے خط میں جاری کی گئی وضاحت پر بھروسہ کرنے کی کوشش کی جس میں کہا گیا تھا کہ ملازمت سے ہٹائے جانے سے وہ پنشن کے حقدار ہیں جیسا کہ دیگر ریٹائرڈ افراد کو دستیاب ہے۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ مسٹر سی ایم ممبیار، جنہیں بدسلوکی کی وجہ سے اسی طرح ملازمت سے ہٹا دیا گیا تھا، کو مذکورہ مشورہ پر فائدہ دیا گیا تھا۔ لہٰذا درخواست گزار بھی اسی فائدے کا حقدار ہے۔ ہم مذکورہ دلیل کو صحیح نہیں مان سکتے۔ شق 22 (آئی) (سی) میں صرف یہ کہا گیا ہے کہ 20 سال کی پنشن سروس مکمل کرنے کے بعد اگر کوئی عہدہ دار اس کی درخواست پر تحریری طور پر ریٹائر ہوتا ہے اور اسے ریٹائر ہونے کی اجازت دی جاتی ہے تو وہ پنشن کا حقدار ہوگا۔ دوسرے لفظوں میں رضاکارانہ ریٹائرمنٹ کے لیے پنشن کے قابل سروس کے 20 سال مکمل ہونے پر قاعدہ 22(1) کی شق (سی) کو راغب کیا جاتا ہے۔ اس کا اطلاق اس افسر پر نہیں ہوتا جسے بدسلوکی کی وجہ سے ملازمت سے برطرف کیا گیا تھا۔ ان حالات میں ہائی کورٹ نے قانون کی ایسی کوئی غلطی نہیں کی ہے جس میں مداخلت کی ضرورت ہو۔ صرف اس لئے کہ غلط مشورے پر کسی دوسرے ملازم کو ملازمت سے ہٹانے کے بعد پنشن دی گئی تھی، اسے آرٹیکل 14 کے تحت اسی غلطی کو برقرار رکھنے کے لئے بنیاد نہیں بنایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا آرٹیکل 14 کا اطلاق نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی تفریق پیدا ہوتی ہے۔

اپیل نمٹادی جاتی ہے۔ بنا لاگت کے۔

آر۔ پی۔

اپیل نمٹادی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.07.16 11:33
I am the author of this document